ADVANCE SOCIAL SCIENCE ARCHIVE JOURNAL
Available Online: https://assajournal.com
Vol. 05 No. 01. Oct-Dec 2025.Page#. 989-999
Print ISSN: 3006-2497 Online ISSN: 3006-2500
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

An Introduction to Tafsir al. wasit by Dr. Wahbah al. Zuhayli: Its Style and Methodology

التفسیر الوسیط کا تعارف اور اسلوب و منہج

Muhammad Azeem
Ph. D Scholar, Department of Islamic Studies, The Imperial College of Business Studies Lahore
Muhammadbinazeem211@gmail.com
Dr. Muhammad Imran Anwar
Assistant Professor, Imperial College of Business Studies, Lahore

ABSTRACT
This research article examines the methodology and style of Al. Tafsir al. Wasit by the renowned contemporary scholar and Qur'anic exegete Dr. Wahbah al-Zuhayli. The study highlights the distinctive features of this tafsīr, which successfully integrates classical principles of Qur'anic exegesis with a modern, clear, and accessible style. Relying primarily on tafsir bil ma thur the work also incorporates linguistic analysis, Arabic grammar, rhetoric, jurisprudential discussions, and established exegetical and legal principles. The article demonstrates how Dr. al-Zuhayli carefully evaluates narrations by indicating their authenticity, avoids Isra Iliyyat, presents preferred scholarly opinions, and refutes deviant sectarian doctrines with balanced reasoning. Furthermore, the tafsīr addresses juristic disagreements in a non-partisan manner and explains difficult vocabulary for ease of understanding. The study concludes that, Al. Tafsir al. Wasit represents a comprehensive, moderate, and academically sound contribution to contemporary Qur'anic studies, offering both intellectual depth and practical guidance for readers.

Keywords: Al. Tafsir al. Wasit, Wahbah al Zuhayli, Quranic Exegesis, Tafsir Methodology, Contemporary Tafsir

تعارفِ موضوع

تفسیرِ قرآنِ مجید علوم اسلامیہ کا ایک بنیادی اور نہایت اہم شعبہ ہے، جس کے ذریعے کلامِ الٰہی کے معانی، مراد اور مقاصد کو واضح کیا جاتا ہے۔ ہر زمانہ میں مفسرین کرام نے اپنے علمی پس منظر، فکری رجحان اور عصری تقاضوں کے مطابق قرآن کی تفسیر پیش کی ہے۔ دور حاضر میں تفسیری ادب کی ایک نمایاں خصوصیت قدیم تفسیری اصولوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے جدید اسلوب، آسان اور عام فہم انداز کو اختیار کرنا ہے۔ اسی تناظر میں معروف عالمِ دین اور مفسرِ قرآن ڈاکٹر وہبہ الزحیلی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر **التفسیر الوسیط** ایک اہم علمی کاوش ہے، جو اعتدال، جامعیت اور فہمِ قرآن کے اعتبار سے نمائندہ تفسیر سمجھی جاتی ہے۔ زیرِ نظر مقالہ اسی تفسیر کے اسلوب و منہج کا مطالعہ پیش کرتا ہے۔

التفسیر الوسیط کا اسلوب و منہج سمجھنے سے قبل تفسیر کا لغوی و اصطلاحی معنٰی اور اس کے متعلقات کو سمجھنا ضروری ہے تاکہ اسکے مفہوم کو صحیح اور اچھی طرح سے سمجھا جاسکے۔

تفسیر کا لغوی معنٰی:

لفظ تفسیر فسر سے ماخوذ ہے جس کا مطلب ہے کسی چیز کو کھول دینا۔ ماہر لغت علامہ اندلسیؒ فرماتے ہیں:

1) التفسیر فی اللغۃ الإستبانۃ والکشف[1]

تفسیر لغت میں کھولنے اور بیان کرنے کو کہتے ہیں۔

تفسیر کا اصطلاحی معنیٰ:

علامہ بدرالدین الزرکشی اپنی کتاب البرہان فی علوم القرآن میں علم تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

2) ھوعلم یفھم بہ کتاب اللہ المنزل علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وبیان معانیہ،واستخراج احکامہ وحکمہ "[2]

علم تفسیر ایسا علم ہے جس کے ذریعے سے اللہ کی کتاب 2 سے اللہ کی کتاب (قرآن مجید) جو محمد کریم ملی الم پر نازل ہوئی ہے کو سمجھا جائے، اس کے معانی کو سمجھا جائے اور اور اس کے احکام اور حکمتوں کو واضح کیا اور استنباط کیا جائے۔

تفسیر کا لفظ قرآن میں :

قرآن مجید میں لفظ تفسیر صرف ایک بار آیا ہے۔

3) "وَلَا يَأْتُونَكَ بِمَثَلٍ إِلَّا جِئْنَاكَ بِالْحَقِّ وَأَحْسَنَ تَفْسِيرًا "[3]

نہیں لائیں گے وہ کوئی مثال مگر ہم اس کے پاس اس سے بہتر اور عمدہ لائیں گے۔

امام طبری نے اس آیت کے تحت ابن عباس کی روایت میں تفسیر سے مراد تفصیل اور مجاہد کی روایت سے تفسیر سے مراد بیان لیا ہے۔

تفسیر کا لفظ حدیث نبوی علیہ السلام میں :

تفسیر کا لفظ حدیث شریف میں بھی مختلف معانی میں استعمال ہوا ہے، چنانچہ الجامع الصحیح البخاری میں ہے۔

4) عن أبی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال : کان أھل الکتاب یقرؤون التوراۃ بالعبرانیۃ، ویفسرونھا بالعربیۃ لأھل الإسلام. فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لا تصدقوا أھل الکتاب ولا تکذبوا ھم ،وقولوا آمنا باللہ وما أنزل إلینا وما أنزل إلیکم"[4]

حضرت ابو ہریرہ رض فرماتے ہیں: اہل کتاب تورات کو عبرانی زبان میں پڑھتے اور اس کی وضاحت (ترجمہ و تشریح) اہل اسلام کے لیے عربی میں کرتے۔ رسول اللہ صلی علیہ اسلام نے فرمایا اہل کتاب کی نہ تصدیق کرو نہ تکذیب بلکہ تم کہو ہم اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور جو کچھ ہم پر نازل کیا گیا اور جو کچھ تم پر نازل کیا گیا اس پر بھی ایمان لاتے ہیں۔

منہج کا لغوی معنیٰ:

لفظ منہج نہج سے نکلا ہے جس کا مطلب ہے راستہ اور طریقہ ، مختلف عربی لغات میں اس لفظ کی مختلف انداز میں وضاحت کی گئی ہے:

---

[1] اندلسی، محمد بن یوسف، البحر المحیط، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 15 / 1۔

[2] مناع القطان، مباحث في علوم القرآن، مکتبہ المعارف، الریاض، 1996ء ص 335۔

[3] الفرقان / 33

[4] البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، دار السلام الریاض، ص 762 حدیث نمبر 4485۔

5) المنهج والمنهج، المنهاج (ج) مناهج: الطريق الواضح، ومنه منهج او منهاج.[5]

منہج سے مراد واضح راستہ۔

منہج کا اصطلاحی معنیٰ:

6) المنهج فهو السبيل اللذی يؤدی الی هدف المرسوم.[6]

منہج وہ راستہ ہے جو متعلقہ ہدف تک پہنچاتا ہے۔

منہج کا لفظ قرآن مجید میں:

منہج کا لفظ قرآن میں صرف ایک بار آیا ہے ارشاد باری تعالی ہے:

7) "لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا"[7]

ہم نے تم میں سے ہر ایک کے لیے ایک دستور اور طریقہ بنایا ہے۔

منہج کا لفظ حدیث مبارکہ میں:

منہج کا لفظ حدیث پاک میں بھی آیا ہے، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

8) ثم تكون خلافة علی منهاج النبوة[8]

پھر خلافت نبوت کے طریق پر ہو گی۔

اسلوب کا لغوی معنیٰ:

لفظی معنی طریقہ اور انداز ہے۔

اسلوب کا اصطلاحی معنیٰ:

9) الطريقة فهی الاسلوب اللذی يطرقه المفسر عند سلوكه للمنهج المؤدی الی الهدف او الاتجاه[9]

وہ طریقہ جسکو مفسر اپنی تفسیر میں لے کر چلتا ہے تاکہ وہ اپنے منہج تک پہنچے جو اس کو ہدف تک لے کر جائے اس کو اسلوب کہتے ہیں۔

---

[5] المنجد فی اللغۃ والاعلام ودار المشرقی بیروت، سن اشاعت 1983 ص 741۔

[6] سورت المائدۃ:48

[7] ابن حنبل، مسند احمد، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت، طبعہ ثانیہ، 1999ء۔ 3/355۔

[8] الرومی، ڈاکٹر، فہد بن عبد الرحمن، اصول التفسیر و مناھجہ، ص 69۔

[9] الرومی، ڈاکٹر، فہد بن عبد الرحمن، اصول التفسیر و مناھجہ، ص 69۔

اسلوب تفسیر کی اقسام:

مفسرین کرام نے اسلوبِ تفسیر کی چار اقسام بیان کی ہیں:

1. تفسیر تحلیلی
2. تفسیر اجمالی
3. تفسیر مقارن
4. تفسیر موضوعی۔[10]

التفسیر الوسیط کا تعلق تفسیر تحلیلی اور اجمالی سے ہے۔

تفسیر بالماثور اور تفسیر الوسیط:

قرآن کریم کی تفسیر کی مختلف اقسام ہیں، مثلا تفسیر بالماثور، تفسیر بالرائے اور تفسیر بالاشارہ وغیرہ۔ تفسیر الوسیط کا تعلق تفسیر بالماثور سے ہے اس لئے کہ تفسیر الوسیط پر تفسیر بالماثور کی تعریف صادق آتی ہے۔ چنانچہ شیخ محمد حسین ذہبی تفسیر بالماثور کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

10) فکل ما جاء فی القرآن بنفسه من البیان والتفصیل لبعض الآیات وما نقل عن رسول الله صلی الله علیه وسلم والصحابة وتابعیهم یشمل فی التفسیر بالمأثور[11]

بعض آیات کی خود قرآن میں بیان اور تفصیل ہو یا رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم، صحابہ، اور تابعین سے منقول ہو تفسیر بالماثور کہلاتا ہے۔

تفسیر الوسیط میں قرآن کی تفسیر قرآن سے بھی ہے، قرآن کی تفسیر حدیث سے بھی ہے، قرآن کی تفسیر صحابہ و تابعین سے بھی ہے۔ اس کی چند مثالیں تفسیر الوسیط سے پیش کی جاتی ہیں تا کہ یہ ثابت ہو کہ اس تفسیر کا تعلق تفسیر بالماثور سے ہے۔

التفسیر الوسیط کا مقدمہ

ہر کتاب کا ایک مقدمہ ہوتا ہے جو اس اعتبار سے بڑا اہمیت کا حامل ہوتا ہے کہ اس میں مؤلف کتاب ان خطوط کا تعین کرتا ہے جن خطوط کو سامنے رکھ کر اس نے کتاب لکھی ہوتی ہے اور چونکہ یہ مقدمہ مؤلف کے اپنے الفاظ ہوتے ہیں اور اسی مقدمہ سے ہی کتاب کے اسلوب و منہج کو با آسانی سمجھا جاسکتاہے۔ چنانچہ مفسر وہبہ الزحیلیؒ حمد وصلاۃ بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

11) ما کنت لأحسب أنی فی حیاتی أخط کلمة واحدة فی تفسیر کتاب الله و کلامه الذی أوحاه لنبیه, لأنه لا یمکن لأی عالم مهما أوتی من العلم أن یجزم بما هو المراد من کلام الله, لأن مراد الله تعالی لا یحصر بیان، ولا یقطع أحد علی الإطلاق بما هو المقصود من شرع الله تعالی, ولکنها المحاولة فی التبیان والتبسیط والتیسیر وتقریب البعید وجمع المفید وتحقیق المتلابسات وربط التالی لکتاب الله تعالی بما هو المطلوب منه، والمفروض شرعا

---

[10] الرومی، ڈاکٹر، فہد بن عبد الرحمن، اصول التفسیر و مناهجه، ص 71۔

[11] ذہبی، محمد حسین، التفسیر والمفسرون، دار الکتب الحدیثہ، القاہرہ۔ 1/152۔

عليه، من العمل بما أنزل الله حكما عربيا قائما بين الناس, وصلة بالله تعالى، وحفاظاعلى امةالقرآن إلى يوم الدين.[12]

میں یہ نہیں سمجھتا تھا کہ میں اپنی زندگی میں اللہ کی کتاب کے بارے میں جو اس نے اپنے رسول پر بذریعہ وحی نازل کی کوئی ایک کلمہ لکھ سکوں گا، کیونکہ کسی عالم کے لیے جتنا بھی اس کے پاس علم ہو یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ اس پختگی کے ساتھ یہ کہے کہ یہ اللہ کی مراد ہے کیونکہ اللہ کی مراد کو کوئی بیان احاطہ نہیں کر سکتا اور نہ کوئی پختہ عزم کے ساتھ یہ کہہ سکتا ہے کہ اللہ کی شریعت سے یہی مراد ہے بس اسکی شرح، وسعت، آسانی، بعید کو قریب کرنا، مفید کو جمع کرنا اور مختلط چیزوں کو ثابت کرنا اللہ کی کتاب کے ساتھ ربط پیدا کرنا جو کہ مطلوب ہے اور شرعا اس کتاب پر عمل فرض ہے اس کتاب پر عمل کرتے ہوئے جو اللہ نے عربی حکم بنا کر بھیجا ہے جو لوگوں کے درمیان قائم ہے اور اللہ سے تعلق کا ذریعہ ہے اور قرآنی امت کا قیامت تک محافظ ہے۔

تفسیر الوسیط کا اسلوب:

تفسیر الوسیط کے بارے میں خود ڈاکٹر وہبہ الزحیلی ؒ فرماتے ہیں:

(12 وأما التفسير الوسيط هذا ، فقد يزاد فيه تفسير بعض الآيات عما هو مذكور في التفسير المنير، ويشتمل على إيضاح معاني أهم الكتاب الغامضة، مع التعرض لأسباب النزول مع كل آية. وحينئذ قد تتطابق عبارات التفاسير الثلاثة، وقد تختلف بحسب الحاجة وبما تقتضيه المقام في تسليط الأضواء على بعض الألفاظ والجمل. وقد يذكر وجه الإعرابى الضرورى للبيان وتميز هذ التفسير ببساطته وعمقه في آن واحد, وبإيراد مقدمة عن كل مجموعة من الآيات، تكون موضوعاً واحداً.[13]

تفسیر الوسیط میں بعض آیات کی تفسیر کا اضافہ ہوتا ہے جو تفسیر منیر میں کی گئی ہے، اسی طرح قرآن مجید کی بعض مشکل الفاظ کے معانی کی وضاحت پر مشتمل ہوتا ہے، اسی طرح ہر آیت کے اسباب نزول کا تعرض بھی ہوتا ہے، اسی وجہ سے تینوں تفاسیر کی عبارات ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہوتی ہے اور بعض جگہ حسب ضرورت مختلف بھی ہو جاتی ہے کیونکہ بعض جگہیں الفاظ اور جملوں پر مزید روشنی ڈالنے کا تقاضہ کرتی ہیں، بعض اوقات وضاحت کے لیے اعرابی وجہ بیان کرنے کا ذکر بھی کیا جاتا ہے۔ اس تفسیر کی خاصیت یہ ہے کہ یہ بیک وقت گہرائی اور وسعت دونوں چیزوں کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ اس تفسیر میں چند آیات کے ایک مجموعہ کا ایک مقدمہ بھی پیش کیا جاتا ہے جس سے یہ ایک موضوع بن جاتا ہے۔

---

[12] الزحیلی، محمد بن وھبہ، تفسیر الوسیط، ص5، دمشق، دار الفکر المعاصر، 1422ھ۔

[13] الزحیلی، محمد بن وھبہ، تفسیر الوسیط، ص6، دمشق، دار الفکر المعاصر، 1422ھ۔

1-عربی گرائمر کا استعمال

مفسر وھبہ الزحیلیؒ اپنی تفسیر "التفسیر الوسیط" میں عربی گرائمر کا بھی استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً سورت لقمان کی آیت "لصوت الحمير"[14] کی تفسیر کے تحت فرماتے ہیں: الصوت إسم جنس ولذلك جاء مفردا۔[15] اللہ تعالیٰ کے فرمان "لصوت" میں صوت اسم جنس ہے اور اسی وجہ سے یہ مفرد آیا ہے۔

2-علم بلاغت اور التفسیر الوسیط:

مفسر وھبہ الزحیلیؒ اپنی تفسیر "التفسیر الوسیط" میں علم بلاغت کا بھی استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً سورت ابراہیم کی آیت "لتخرج الناس من الظلمات إلى النور"[16] کی تفسیر کے تحت فرماتے ہیں: وكلمة الظلمت إستعارة للكفر وكلمة النور إستعارة للإيمان وطريق طاعة الله ورحمته على سبيل التشبيه والمشاكلة۔[17]

اللہ کا فرمان: تاکہ آپ لوگوں کو اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالیں۔ لفظ "الظلمات" استعارہ ہے کفر سے اور لفظ "النور" استعارہ ہے ایمان سے اللہ کی اطاعت اور اس کی رحمت کا راستہ تشبیہ اور مشاکلہ کے طریق سے ہے۔

3-بیانِ صحت وضعفِ روایات اور التفسیر الوسیط:

مفسر وھبہ الزحیلیؒ نے اپنی تفسیر "التفسیر الوسیط" میں جو روایات بیان کی ہیں ان کی صحت وضعف کو بھی بیان کیا ہے تاکہ ان کی استنادی حیثیت کو معلوم کیا جا سکے۔ اس لئے کہ احادیث کی استنادی حیثیت کا جاننا نہایت ضروری ہے۔ البتہ بعض مقامات پر سکوت بھی اختیار فرمایا ہے۔ لہذا ذیل میں دونوں طرح کی احادیث بیان کی جاتی ہیں۔

4-بیانِ صحتِ روایت کی مثال:

13) وقال يا بني لا تدخلوا من باب واحد وادخلوا من ابواب متفرقة[18] رواه احمد بسند صحيح: "العين حق"[19]

مفسر وھبہ الزحیلیؒ اپنی تفسیر "التفسیر الوسیط" میں مذکورہ آیت کے تحت ایک حدیث پاک لائے ہیں جس کو امام احمد بن حنبلؒ نے اپنی مسند میں صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ جس کا مطلب ہے نظر کا لگنا حق ہے۔

بیانِ ضعفِ روایت کی مثال:

---

[14] سورت لقمان: 19

[15] الزحیلی، محمد بن وھبہ، تفسیر الوسیط، 3/2028، دمشق، دار الفکر المعاصر، 1422ھ۔

[16] سورت ابراہیم: 1

[17] الزحیلی، محمد بن وھبہ، تفسیر الوسیط، 3/1179، دمشق، دار الفکر المعاصر، 1422ھ۔

[18] سورت یوسف: 67۔

[19] الزحیلی، محمد بن وھبہ، تفسیر الوسیط، 3/1123، دمشق، دار الفکر المعاصر، 1422ھ۔

14) قال الله تعالیٰ:"وامر اهلك بألصلاة واصطبر عليها لا نسئلك رزقا نحن نرزقك والعاقبة للتقوىٰ[20] وقال النبی صلی الله عليه وسلم فيمارواه ابو نعيم والبيهقی من حديث ضعيف:"الصبر نصف الايمان واليقين الايمان كله"[21]

مفسر وھبہ الزحیلیؒ اپنی تفسیر "التفسیر الوسیط" میں مذکورہ آیت کے ضمن میں ایک حدیث پاک ذکر کی ہے، جس کو ابو نعیمؒ اورامام بیہقیؒ نے سند ضعیف کے ساتھ بیان کیا ہے جس کا مطلب ہے صبر آدھا ایمان ہے اور یقین مکمل ایمان ہے۔

5۔بیان ترکِ ضعفِ روایت اور التفسیر الوسیط:

مفسر وھبہ الزحیلیؒ نے اپنی تفسیر "التفسیر الوسیط" میں جو روایات بیان کی ہیں اکثر مقامات پر ان کی صحت وضعف کو بیان کیا ہے البتہ بعض مقامات پر ان کے ضعف کو نہیں بھی بیان کیا ہے۔

15) قوله تعالیٰ:"انا وجدناه صابرا نعم العبد انه اواب"[22] كما فعل ابراهيم عليه السلام حينما القی فی النار لم يدع ربه،وانما قال:"علمه بحالی يغنيه عن سوالی"[23]

مفسر وھبہ الزحیلیؒ اپنی تفسیر "التفسیر الوسیط" میں مذکورہ آیت کے ضمن میں ایک حدیث پاک ذکر کی ہے۔جس کا مفہوم ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے جس وقت ان کو آگ میں ڈالا گیا انہوں نے اپنے رب کو نہیں چھوڑا اور فرمایا:اس کا میرے حال کو جاننا بے نیاز کر دیتا ہے اس کو میرے سوال سے۔یہ حدیث ضعیف ہے۔

شیخ البانی اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں:لا اصل له ،واورد بعضهم من قول ابراہيم عليه الصلاة والسلام وهو من الاسرائيليات ولا اصل له من المرفوع"کہ اس حدیث کی کوئی اصل نہیں ہے اور یہ اسرائیلیات میں سے ہے۔

6۔اسرائیلی روایات سے اجتناب اور التفسیر الوسیط:

مفسر وھبہ الزحیلیؒ اپنی تفسیر "التفسیر الوسیط" میں اسرائیلی روایات لانے سے اجتناب کرتے ہیں چنانچہ مفسر وھبہ الزحیلیؒ فرماتے ہیں:

"وفي البعد عن القصص والروايات الإسرائيلية التي لا تخلو منها تفسير قدم[24] اسرائیلی روایات اور قصوں سے دور رہنا جس سے کوئی قدیم تفسیر خالی نہیں ہے۔

16) قال الله تعالى :" وأيوب إذ نادى ربة أني مسني الضر وأنت أرحم الراحمين[25] وكان مرضه فی جلده، ولكن خلافا لما نجده فی الروايات الإسرائيلية لم يكن مرضه منفراء لأن شرط النبی السلامة عن الأمراض المنفرة طبعا ۔[26]

---

[20] سورت طہ:132

[21] الزحیلی، محمد بن وھبہ، تفسیر الوسیط، 3/1082، دمشق، دار الفکر المعاصر، 1422ھ۔

[22] سورت ص:44۔

[23] الزحیلی، محمد بن وھبہ، تفسیر الوسیط، 3/2229، دمشق، دار الفکر المعاصر، 1422ھ۔

[24] الزحیلی، محمد بن وھبہ، تفسیر الوسیط، ص7، دمشق، دار الفکر المعاصر، 1422ھ۔

[25] سورت الانبیاء:83۔

[26] الزحیلی، محمد بن وھبہ، تفسیر الوسیط، ص1605، دمشق، دار الفکر المعاصر، 1422ھ۔

مفسر وھبہ الزحیلیؒ مندرجہ بالا آیت کی وضاحت کے تحت اسرائیلیات کی تردید کرتے ہوئے لکھتے ہیں جس کا مفہوم ہے ایوب علیہ السلام کو بیماری ان کی جلد میں تھی لیکن یہ بات اسرائیلی روایات کے خلاف ہے، نہیں تھا ان کا مرض نفرت پھیلانے والا کیونکہ نبی کی شرط ہے کہ وہ ایسے مرض سے سالم ہو جو طبعا نفرت پھیلانے والا ہو۔

7۔راجح قول کا بیان اور التفسیر الوسیط:

مفسر وھبہ الزحیلیؒ اپنی تفسیر "تفسیر الوسیط" میں جہاں کسی آیت کی تفسیر میں مفسرین کے مختلف اقوال بیان کرتے ہیں وہاں بسا اوقات ان میں سے راجح قول کو بھی بیان کرتے ہیں: چنانچہ سورت ہود کی آیت "ام یقولون افتراه قل إن افتريته فعلي إجرامي وأنا بريء مما تجرمون"[27] کی تفسیر کے تحت فرماتے ہیں:

17) والراجح أن آية أم يقولون" هو من المحاورة نوح لقومه، كما قال ابن عباس رضي الله عنه، لإنه ليس قبل هذا الكلام ولا بعده إلا ذكر قوم ونوحه، والخطاب منهم ولهم، وهم يقولون: إن فترى ما أخبركم به من دين الله، وعقاب من أعرض عنه۔[28]

اللہ کا فرمان: کیا وہ کہتے ہیں کہ اس نے یہ (قرآن) خود سے بنالیا ہے، کہہ دیجئے اگر میں نے خود سے گھڑا ہے تو اس کا وبال مجھ پر ہے، اور میں اس جرم سے بری ہوں جو تم کر رہے ہو۔ راجح بات یہ ہے کہ "ام یقولون " میں نوح علیہ السلام کا اپنی قوم سے مکالمہ ہے جیسے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما نے فرمایا ہے، کیونکہ اس کلام سے پہلے اور بعد میں صرف نوح علیہ السلام اور ان کی قوم کا ذکر ہے، اور ان ہی سے انہی کے لئے خطاب ہے، وہ کہتے ہیں: کہ اس نے گھڑ لیا ہے جو کچھ میں تم کو اللہ کے دین اور اس سے روگردانی کرنے والوں کی سزا کے بارے میں بتاتا ہوں۔

8۔فرق باطلہ کا رد اور التفسیر الوسیط:

مفسر وھبہ الزحیلیؒ نے اپنی تفسیر "تفسیر الوسیط" میں فرق باطلہ اور عقائد باطلہ کا رد بھی کیا ہے بالخصوص فرقہ معتزلہ، قدریہ اور جبریہ کے باطل عقائد کا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فرمان" وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ"[29] اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے اعمال کی تفسیر کے تحت فرماتے ہیں:

18) دليل على أن الله تعالى هو خالق أفعال العباد، وهو مذهب أهل السنة، وهو أن الأفعال خلق الله عز وجل واكتساب العباد، وفي هذا إيطال مذهب الجبرية والقدرية۔[30]

مفسر وھبہ الزحیلیؒ نے مذکورہ آیت کی تفسیر کے تحت فرق باطلہ، قدریہ اور جبریہ کے باطل عقائد کا رد فرمایا ہے۔ یہ آیت اس بات پر دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی بندوں کے افعال کا خالق ہے، اور یہی اہل سنت والجماعت کا مذہب ہے، وہ یہ ہے کہ افعال اللہ تعالیٰ نے پیدا کیے ہیں اور بندوں نے عمل کیا ہے، اور اس میں مذہبِ جبریہ وقدریہ کو باطل قرار دیا گیا ہے۔

---

[27] سورت ہود:35۔

[28] الزحیلی، محمد بن وھبہ، تفسیر الوسیط، ص1040، دمشق، دار الفکر المعاصر، 1422ھ۔

[29] سورت الصافات:96

[30] الزحیلی، محمد بن وھبہ، تفسیر الوسیط، ص2179، دمشق، دار الفکر المعاصر، 1422ھ۔

9۔ تفسیری اصول کا استعمال اور التفسیر الوسیط:

مفسر وھبہ الزحیلیؒ نے اپنی تفسیر "تفسیر الوسیط" میں بعض مقامات پر تفسیری اصول بھی بیان کیے ہیں۔ مثلا سورت ہمزہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے تفسیر کا ایک معروف اصول بیان فرمایا:

19) "العبرة بعموم اللفظ لا بخصوص السبب" قال عطاء وغيره: نزلت في الأخنس بن شريق، كان يلمز الناس ويغتابهم ، وبخاصة رسول الله صلى الله عليه وسلم، وقيل: في جميل بن عامر الجمحي، وقال مقاتل: نزلت في الوليد بن المغيرة، كان يغتاب النبي صلى الله عليه وسلم من ورائه، ويطعن عليه في وجهه، وروى أيضا أن أمية بن خلف كان يفعل ذلك والعبرة بعموم اللفظ لا بخصوص السبب. وهذه قاعدة عامة فهي تتناول كل من اتصف بهذه الصفات۔[31]

سورۃ الھمزہ کے شان نزول کے حوالے سے مفسر وھبہ الزحیلیؒ نے سورۃ کے شروع میں اس پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ کہ امام عطاء وغیر و فرماتے ہیں یہ آیت اخنس بن شریق کے بارے میں نازل ہوئی جو لوگوں کو طعنے دیتا تھا اور ان کی غیبتیں بھی کرتا تھا بالخصوص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ آیت جمیل بن عامر الجمحی کے بارے میں نازل ہوئی، امام مقاتل فرماتے ہیں: یہ آیت ولید بن مغیرہ کے بارے میں نازل ہوئی اور سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ پیچھے غیبت کرتا تھا اور منہ پر طعن کرتا تھا، یہ بھی مروی ہے کہ امیہ بن خلف بھی یہ کام کرتا تھا۔اس کے بعد مفسر وھبہ الزحیلیؒ تفسیر کی اصطلاح استعمال کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "العبرة بعموم اللفظ لا بخصوص السبب "اعتبار لفظ کے عموم کا ہوتا ہے نہ کہ کسی خاص سبب کا، اور یہ عام قاعدہ ہے جو ہر اس شخص کو شامل ہے جو ان صفات کے ساتھ متصف ہے۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ غیبت اور طعن والا کام ولید بن مغیرہ کرتا تھا بعض سے معلوم ہوتا ہے یہ کام اخنس بن شریق کرتا تھا بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے جمیل بن عامر جمحی اور بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ امیہ بن خلف یہ کام کرتا تھا الغرض جو بھی ہو لفظ کے عموم کا اعتبار ہو گا جس میں بھی یہ صفات پائی جائیں گی وہ ویل (ہلاکت) کا مصداق ہو گا۔

10۔ فقہی اصول کا استعمال اور التفسیر الوسیط:

مفسر وھبہ الزحیلیؒ نے اپنی تفسیر "تفسیر الوسیط" میں بعض مقامات پر فقہی اصول بھی بیان کیے ہیں۔ مثلا سورت کہف میں اللہ تعالیٰ کے فرمان: "فَأَرَدْتُ أَنْ أَعِيبَهَا"[32] تو میں نے چاہا کہ اسے عیب دار کر دوں۔ کی تفسیر کے تحت ایک تفسیری اصول بیان فرمایا ہے

[31] الزحیلی، محمد بن وھبہ، تفسیر الوسیط، ص 3/2932، دمشق، دار الفکر المعاصر، 1422ھ۔

[32] سورت الکہف: 79۔

20) "ارتکاب اخف الضررین" چنانچہ مفسر وھبہ الزحیلیؒ فرماتے ہیں:فهو من قبيل إرتكاب أخف الضررين لدفع أعظمهما۔[33]

مفسر وھبہ الزحیلیؒ نے حضرت خضر علیہ السلام کا واقعہ بیان کرتے ہوئے یہ فقہی اصطلاح " إرتكاب أخف الضررين لدفع أعظمهما " استعمال کی ہے یعنی دو نقصان دہ چیزوں میں سے کم نقصان دینے والی چیز کا ارتکاب کرنا بڑے نقصان سے بچنے کے لئے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کشتی میں چھید لگائے جو کہ نقصان دہ تھا مگر اس سے بڑا نقصان یہ تھا کہ بادشاہ غریب لوگوں کی صحیح سلامت کشتی چھین لیتا۔ تو حضرت خضر علیہ السلام نے بڑے نقصان سے بچنے کے لئے چھوٹے نقصان کو ترجیح دی۔

11۔اشعار سے استدلال اور التفسیر الوسیط:

مفسر وھبہ الزحیلیؒ نے اپنی تفسیر "التفسیر الوسیط" میں چند مقامات پر اشعار کا استعمال بھی کیا ہے۔ چنانچہ مفسر وھبہ الزحیلیؒ نے آیت "قل ان كنتم تحبون الله فا اتبعوني يحببكم الله ويغفر لكم ذنوبكم "[34]

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے محمد کہہ دو اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میرے پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا، اور تمہارے گناہ معاف کردے گا۔ اللہ بہت بخشنے والا، بہت رحم کرنے والا ہے"۔ کی تفسیر کے تحت امام شافعیؒ کے مندرجہ ذیل اشعار بیان کئے ہیں۔

تعصى الإله وأنت تظهر حبه

هذا العمري في القياس بديع

لو كنت تظهر حبه لأطعته

إن المحب لمن يحب مطيع[35]

تو اپنے معبود کی نافرمانی کرتا ہے حالانکہ اس سے تو محبت کا اظہار بھی کرتا ہے۔ یہ میری عمر کی قسم ہے قیاس میں نئی چیز ہے۔ اگر تو اس سے محبت کا اظہار کرتا تو تو اس کی اطاعت کرتا۔ کیونکہ محبت کرنے والا جس سے محبت کرتا ہے اس کا فرمانبردار ہوتا ہے۔

مفسر وھبہ الزحیلیؒ نے مذکورہ آیت کی وضاحت کے لیے مندرجہ بالا اشعار کا استعمال کیا ہے جن کا مفہوم ہے کہ محبت در اصل محبوب کی پیروی کا نام ہے۔

12۔مشکل الفاظ کے معانی، تعریفات، اور التفسیر الوسیط:

مفسر وھبہ الزحیلیؒ نے اپنی تفسیر "التفسیر الوسیط" میں قاری کی آسانی کے لئے مشکل الفاظ کے معانی کو بھی بیان کیا ہے تاکہ قاری کو آیت کا مفہوم سمجھنے میں کسی قسم کی دشواری نہ ہو۔ مثلاً سورت کہف میں اصحاب کہف کے قصہ کے تحت فرماتے ہیں شطط : في اللغة مجاوزة الحد[36] شطط کا مطلب ہے حد سے تجاوز کرنا۔

[33] الزحیلی، محمد بن وھبہ، تفسیر الوسیط، ص1447، دمشق، دار الفکر المعاصر، 1422ھ۔

[34] سورت آل عمران: 31۔

[35] الزحیلی، محمد بن وھبہ، تفسیر الوسیط، ص188، دمشق، دار الفکر المعاصر، 1422ھ۔

[36] الزحیلی، محمد بن وھبہ، تفسیر الوسیط، ص1408، دمشق، دار الفکر المعاصر، 1422ھ۔

13۔ فقہی اختلافات اور التفسیر الوسیط:

مفسر وھبہ الزحیلیؒ نے اپنی تفسیر "التفسیر الوسیط "میں چند جگہوں پر فقہی مسائل اوراختلافات کو بھی بیان کیا ہے۔ مثلاً سورت جمعہ کی آیت"يا أيها الذين أمنوا إذا نودي للصلاة من يوم الجمعة فاسعوا إلى ذكرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذَٰلِكُمْ خير لكم إن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ۔[37] اے حبیب! فرما دو کہ اے لوگو! اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میرے فرمانبر دار بن جاؤ اللہ تم سے محبت فرمائے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

21) ويكره البيع تحريما بعد الأذان عند الحنفية، ويحرم عند الآخرين، لكنه ينفذ وتمضى ولايفسخ عند الشافعية ويفسح فى المشهور عند المالكية ما لم يتم القبض، ولا يصح عند الحنابله۔[38]

مذکورہ آیت کے تحت مفسر وھبہ الزحیلیؒ نے اذانِ جمعہ کے بعد بیع کے جواز اور عدم جواز کے بارے میں ائمہ اربعہ کا اختلاف بیان کیا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں: کہ فقہائے احناف کے نزدیک اذانِ جمعہ کے بعد بیع کرنا مکروہِ تحریمی ہے اور دیگر فقہائے کرام کے نزدیک حرام ہے لیکن فقہائے شوافع کے نزدیک بیع نافذ ہو جائے گی فسخ نہیں کی جائے گی اور فقہائے مالکیہ کے مشہور قول کے مطابق بیع فسخ ہو جائے گی جب تک قبضہ مکمل نہ ہوا ہو اور فقہائے حنابلہ کے نزدیک بیع صحیح ہی نہیں ہو گی۔

14۔ عربی محاورات کا استعمال اور التفسیر الوسیط:

مفسر وھبہ الزحیلیؒ اپنی تفسیر "التفسیر الوسیط "میں عربی محاورات کا بھی استعمال فرماتے ہیں۔ مثلاً سورت الحجر کی آیت هؤلاء بناتی ان كنتم فاعلين[39] (انہوں نے) کہا کہ اگر تمہیں کرنا ہی ہے تو یہ میری (قوم کی) لڑکیاں ہیں (ان سے شادی کر لو)۔ کی تفسیر کے تحت مفسر وھبہ الزحیلیؒ نے عربی محاورہ "اقتلنى ولا تقتله" "مجھے قتل کرو اسے مت قتل کرو" استعمال کیا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

22) "اقتلنى ولا تقتله" فانما على جهة التشنيع واستدعاء الحياء منه،وحمله على العدول عن اجرامه وهذا كله من مبالغة القول الذى لايدخله معنى الكذب"۔[40]

مفسر وھبہ الزحیلیؒ نے مذکورہ آیت کے تحت یہ محاورہ "مجھے قتل کرو اسے مت قتل کرو"۔ بیان کیا ہے۔ اس محاورہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: کہ یہ محاورہ اس وقت بولا جاتا ہے جب کسی کو شرم وحیاء دلانا اور ارتکاب جرم سے ہٹانا مقصود ہو اور یہ تمام کا تمام کلام مبالغہ پر محمول ہوتا ہے اس میں کذب بیانی کا دخل نہیں ہوتا ہے۔

نتائج:

زیر نظر تحقیقی مقالے کے مطالعہ سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ التفسیر الوسیط ایک جامع، متوازن اور معیاری تفسیر ہے جو جدید اور قدیم

---

[37] سورت الجمعۃ:9۔

[38] الزحیلی، محمد بن وھبہ، تفسیر الوسیط، ص2659، دمشق، دار الفکر المعاصر، 1422ھ۔

[39] سورت الحجر:71۔

[40] الزحیلی، محمد بن وھبہ، تفسیر الوسیط، ص1232، دمشق، دار الفکر المعاصر، 1422ھ۔

تفسیری مناہج کے خوبصورت امتزاج پر مبنی ہے۔ مفسر وھبہ الزحیلیؒ نے اس تفسیر میں نہ صرف تفسیر بالماثور کو بنیاد بنایا ہے بلکہ عقلی، فقہی اور اصولی مباحث کو بھی اعتدال کے ساتھ شامل کیا ہے۔ التفسیر الوسیط میں مشکل الفاظ کی وضاحت، علمی گہرائی، فقہی اختلافات کا غیر متعصبانہ بیان اور باطل عقائد و نظریات کا مدلل رد اسکی نمایاں خصوصیات ہیں۔ التفسیر الوسیط کا اسلوب اتنا آسان اور عام فہم ہے کہ اختصار کے باوجود اپنے قاری کو نہ تو الجھاتا ہے اور نہ ہی کسی قسم کے ابہام میں چھوڑتا ہے بلکہ قرآن فہمی میں مکمل علمی و عملی رہنمائی کرتا ہے۔

سفارشات:

1۔ التفسیر الوسیط کو جامعات اور دینی اداروں میں اعلیٰ تعلیمی نصاب کا حصہ بنایا جائے۔

2۔ التفسیر الوسیط کا تقابلی مطالعہ دیگر معاصر تفاسیر کے ساتھ کیا جائے۔

3۔ التفسیر الوسیط کی فقہی اور اصولی مباحث پر الگ تحقیقی مقالات مرتب کیے جائیں۔

4۔ اردو زبان مین التفسیر الوسیط کے اسلوب و منہج پر مزید تحقیقی و تنقیدی کام کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

مصادر و مراجع

1۔ القرآن الکریم

2۔ ابو داود، سلیمان بن الاشعث السجستانی، سنن ابی داود، مکتبۃ العلم لاھور، ترجمہ مولانا خورشید حسن قاسمی 4321

3۔ الزحیلی، محمد بن وھبہ، موسوعہ قضایا اسلامیہ محاصرۃ، دمشق، دار المکتبہ، 1430ھ۔

4۔ الزحیلی، محمد بن وھبہ، التفسیر المنیر فی العقیدہ والشریعہ والمنہج، دمشق، دار الفکر المعاصر، 1418ھ۔

5۔ الزحیلی، محمد بن وھبہ، تفسیر الوجیز، دمشق، دار الفکر المعاصر، 1996ء۔

6۔ الزحیلی، محمد بن وھبہ، تفسیر الوسیط، دمشق، دار الفکر المعاصر، 1422ھ۔

7۔ الزحیلی، محمد بن وھبہ، اصول الفقہ الاسلامی، دار الاشاعت، کراچی۔

8۔ الزحیلی، محمد بن وھبہ، الوجیز فی اصول الفقہ، کراچی۔

9۔ الزحیلی، محمد بن وھبہ، آثار الحرب فی الفقہ الاسلامی، کراچی۔

10۔ الزحیلی، محمد بن وھبہ، مقارنۃ بین المذاھب الثمانیۃ والقانون الدولی، کراچی۔

11۔ الزحیلی، محمد بن وھبہ، نظریہ الضرورۃ الشرعیۃ، دار الاشاعت، کراچی۔

12۔ علامہ وہبہ الزحیلی کا اسلوب تفسیر "التفسیر المنیر" کی روشنی میں۔ ایک تجزیاتی مطالعہ، انٹرنیشنل ریسرچ جنرل آف اسلامک اسٹڈیز۔ 2021ء۔

13۔ اللحام، دکتور سید بدیع، وھبہ الزحیلی العالم الفقیہ المفسر، دار القلم دمشق، ط اولی 2001ء۔

آرٹیکلز

1۔۔ بخاری، سید حامد فاروق، وہبہ الزحیلی بطور فقیہ: الفقہ الاسلامی وادلتہ کا مطالعہ، مجلہ راحت القلوب، جولائی-دسمبر 2019ء، ج3 شمارہ 2، ص157۔

2۔ وھبہ الزحیلی کی علمی خدمات، ماہنامہ ششماہی العرفان، ماہ جنوری۔ جون 2020ء۔